سوال

(135) بلا طلاق کے لڑکی دوسری جگہ نکاح کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے اپنی لڑکی کا بلا طلاق دلوائے دوسرے شخص سے نکاح کردیا ہے۔ حالاں کہ شوہر موجود ہے۔ زید کہتا ہے کہ ہم نے چند مولویوں سے دریافت کیا ہے کہ شوہر تین سال سے نان نفقہ نہیں دیتا اور تکلیف دیتا ہے یعنی مار پیٹ کرتا ہے اور طلاق بھی نہیں دیتا ایسی صورت میں کیا کریں ؟ تو جواب ملا کہ تین برس کے بعد دوسرا نکاح کردینا چاہیے۔ لہذا اس بنا پر نکاح کردیا ہے کیا ایسا کرنا درست ہے ؟ اگر درست نہیں تو یہ دوسرا نکاح کردینے کی صورت میں زید کی لڑکی اور اس کا نیا شوہر اور قاضی اور گواہ وغیرہ مواخذہ الٰہی میں پڑیں گے یا نہیں اور اولاد حلالی ہوگی یا حرامی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب شوہر متعنت ہو (یعنی : باوجود قدرت ووسعت کے ظلما نان ونفقہ نہ دے) یا بوجہ تنگ دستی وفقر وفاقہ کے نان نفقہ سے عاجز ہو تو اس کا فرض ہے کہ طلاق دے کی بیوی کو قید نکاح سے آزاد کردے فَإِمۡسَاكُۢ بِمَعۡرُوفٍ أَوۡ تَسۡرِيحُۢ بِإِحۡسَٰنٍ (سورة البقرہ : 229) وَلَا تُمۡسِكُوهُنَّ ضِرَارٗا لِّتَعۡتَدُواْ وَمَن يَفۡعَلۡ ذَٰلِكَ فَقَدۡ ظَلَمَ نَفۡسَهُۥ (سورة البقرہ : 231) ویدل علیہ ماروی عن عمر انہ کتب الی امراء الاجناد فی رجال غابو عن نساء ہم ان یاخذوہم بان ینفقوا ویطلقوا الحدیث (اخرجہ الشافعی ثم البیہقی فی السنن الکبری (429/7) باسناد حسن وصححہ ابو حاتم الرازی)

اور اگر شوہر یوں طلاق نہ دے تو عورت کو چاہیے کہ اس سے خلع کرلے اور اگر باوجود سعی کے خاوند اس پر راضی نہ ہو تو عورت قاضی شرعی یا سرکاری عدالت میں مسلمان حاکم یا دین دار پنچوں کے ذریعہ اپنا نکاح فسخ کرالے اور عدت طلاق گزارنے کے بعد اس کا ولی اس کی اجازت ومرضی سے دوسری جگہ نکاح کردے۔ اگر زید کی لڑکی نے اس صورت سے تفریق حاصل کرنے کے بعد عدت گزار کرکے نکاح کیا ہے تو یہ نکاح شرعا صحیح ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

[فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری](#)

جلد نمبر 2۔ کتاب الطلاق

صفحہ نمبر 277

محدث فتویٰ